

اللہ کا خوف

اور

اس کے ثمرات و ذرائع حصول



تحریر: شیخ مقبول احمد سلفی حفظہ اللہ

اسلامک دعوت سنٹر، مسرہ۔ طائف

    Maqubool Ahmed  Maquboolahmad.blogspot.com

 SheikhMaquboolAhmedFatawa  islamiceducon@gmail.com

 Online fatawa salafia Maqubool Ahmed salafi  00966531437827

اللہ کا خوف اور اس کے ثمرات و ذرائع حصول

خوف دل کی بے چینی کا نام ہے۔ جب انسان حرام کام اور معاصیات کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کا دل اللہ کے خوف سے لرز جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ نے جن کاموں کے کرنے کا حکم دیا ہے چھوڑنے سے بھی دل بے چین ہو جاتا ہے یا ان پر عمل کر کے عدم قبولیت کا خدشہ محسوس کرتا رہتا ہے اسی کا نام خوف الہی ہے۔ ایک مومن سے یہ خوف مطلوب ہے کیونکہ اللہ کا خوف عبادت ہے اور توحید میں شامل ہے۔ قرآن میں خوف سے متعلق متعدد قسم کے الفاظ و کلمے آئے ہیں۔

اتقوا: فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ (التغابن: 16)

ترجمہ: جتنی طاقت رکھتے ہو اللہ سے ڈرو۔

نذیر: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا (الاحزاب: 45)

ترجمہ: اے نبی! ہم نے آپ کو گواہی دینے والا، بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

خوف: إِنَّمَا ذَلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَاءَهُ فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُوا رَبَّ إِن كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ (آل عمران: 175)

ترجمہ: یہ خبر دینے والا شیطان ہی ہے جو اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے، تم ان کافروں سے نہ ڈرو اور میرا خوف رکھو اگر تم مومن ہو۔

وجلّت: إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ (الانفال: 2)

ترجمہ: بس ایمان والے تو ایسے ہوتے ہیں کہ جب اللہ کا ذکر آتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔

خشية: إِنَّ الَّذِينَ هُمْ مِنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُشْفِقُونَ (المومنون: 57)

ترجمہ: یقیناً جو لوگ رب کی ہیبت سے ڈرتے ہیں۔

رہبت: وَإِلَّيَّاءِ فَأَرْهَبُونَ (البقرة: 40)

ترجمہ: اور مجھ ہی سے ڈرو۔

رہق: وَأَنَّ كَآبَ رِجَالٍ مِّنَ الْإِنسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوهُمْ رَهَقًا (الجن: 6)

ترجمہ: بات یہ ہے کہ چند انسان بعض جنات سے پناہ طلب کیا کرتے تھے جس سے جنات اپنی سرکشی میں اور بڑھ گئے بعض نے کہا جنات نے انہیں مزید خوف میں مبتلا کر دیا۔

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے۔ یہاں ایک بات کی وضاحت کرتے ہوئے آگے چلتا ہوں تاکہ موضوع بالکل صاف ہو جائے۔

خوف کے اقسام

ڈرنے کا مستحق محض اللہ تعالیٰ ہے اس کے مقابلے میں کسی سے ڈرنا عبادت میں شرک کہلائے گا اس کی دو صورت بن سکتی ہیں۔

پہلی صورت: بندوں سے ڈر کر دین پر عمل کرنا چھوڑ دے۔ اس کی مثال، جیسے آپ یہاں سعودی میں آئین بالجسر کرتے ہیں جب اپنے ملک میں جاتے ہیں تو لوگوں کے ڈر سے یہ عمل ترک کر دیتے ہیں۔

دوسری صورت: غیر اللہ سے اس طرح ڈرنا یا ڈرنے کا عقیدہ رکھنا کہ وہ اللہ کے بغیر خود سے نقصان پہنچا سکتا ہے مثلاً بت، ولی، جن، میت اور خیالی بھٹکتی ارواح وغیرہ

اس بات ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں انداز میں کیا ہے:

إِنَّمَا ذَلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَاءَهُ فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُوا رَبَّكُمُ الْمُؤْمِنِينَ [آل عمران:

[175]

ترجمہ: یہ خبر دینے والا شیطان ہی ہے جو اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے تم ان کافروں سے نہ ڈرو اور میرا خوف رکھو اگر تم مومن ہو۔



اس لئے کسی صورت میں اللہ کے علاوہ دل میں دوسروں کا ڈر نہیں پیدا کیا جائے گا، نفع و نقصان کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے، اللہ کے حکم کے بغیر کوئی ہمارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا، فرمان الہی ہے:

وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (سورة الأنعام: 17)

ترجمہ: اگر اللہ تمہیں کسی قسم کا نقصان پہنچائے تو اس کے سوا کوئی نہیں جو تمہیں اس نقصان سے بچا سکے اور اگر وہ تمہیں کسی بھلائی سے بہرہ مند کرے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

ہاں طبعی خوف اس خوف سے مستثنیٰ ہے، وہ فطری چیز ہے، سانپ کو دیکھ کر، درندوں کو دیکھ کر انسان ڈر جاتا ہے۔ یہ ڈر اللہ کے مقابلے میں نہیں ہوتا ہے یہ محض فطرتا ایسا ہوتا ہے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام سانپ سے ڈر گئے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَأَلْقِ عَصَاكَ فَلَمَّا رَآهَا تُهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌّ وَلَّىٰ مُدَبِّرًا لَّمْ يَعْقِبْ يَا مُوسَىٰ لَا تَخَفْ إِنِّي لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُونَ (النمل: 10)

ترجمہ: تو اپنی لاٹھی ڈال دے، موسیٰ نے جب اسے ہلتا جلتا دیکھا اس طرح کہ گویا وہ ایک سانپ ہے تو منہ موڑے ہوئے پیٹھ پھیر کر بھاگے اور پلٹ کر بھی نہ دیکھا، اے موسیٰ! خوف نہ کھا، میرے حضور میں پیغمبر ڈرا نہیں کرتے۔

اللہ کا فرمان ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ [آل عمران: 102]

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے اتنا ڈرو جتنا اس سے ڈرنا چاہیے دیکھو مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا [آل عمران: 102]

[102]

بعض علماء نے اس آیت کو "فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ" (جتنی طاقت رکھتے ہو اللہ سے ڈرو) سے منسوخ قرار دیا ہے



حالانکہ جمہور محققین کا کہنا ہے کہ یہاں حق تقاتہ میں اپنی باقت بھر ڈرنے کا ہی حکم ہے کیونکہ اللہ بندوں کو طاقت سے زیادہ کامکلف نہیں بناتا۔ اللہ کا فرمان ہے:

لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا (البقرة: 286)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔

ایک حدیث میں نبی ﷺ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے پوچھتے ہیں:

هل تدري ما حق الله على العباد؟ قال قلت: الله ورسوله أعلم. قال: فإن حق الله على العباد أن يعبدوه ولا يشركوا به شيئاً. (صحيح مسلم: 30)

ترجمہ: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کا حق بندوں پر کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کرے اور اس کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک نہ کرے۔

جس بندے نے صرف اللہ کی عبادت کی اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا تو اس نے اللہ کا حق ادا کر دیا۔ ہم جہاں بھی رہیں، تنہائی ہو یا جماعت، سفر ہو یا حضر، رات ہو یا دن، ہمیشہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرنا ہے، اس کا خوف کھانا ہے اور اس سے ڈرتے رہنا ہے۔ ترمذی میں حسن درجے کی روایت ہے، نبی ﷺ کا فرمان ہے:

اتَّقِ اللَّهَ حَيْثُ مَا كُنْتَ ، وَاتَّبِعِ السَّبِيلَ الْحَسَنَةَ تَمَحُّهَا ، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ (صحيح الترمذي: 1987)

ترجمہ: جہاں بھی رہو اللہ سے ڈرو، برائی کے بعد (جو تم سے ہو جائے) بھلائی کرو جو برائی کو مٹا دے اور لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آؤ۔

"اتَّقِ اللَّهَ حَيْثُ مَا كُنْتَ" بہت ہی جامع کلمہ ہے۔ ہم تنہائی میں ہوتے ہیں ساتھ میں نٹ والا موبائل ہوتا ہے، اس میں خواہشات نفس کا ہر سامان موجود ہے، اللہ کا خوف نہیں ہوگا تو یہاں برائی کرنے سے نہیں رک سکتے۔



کسی کے ذمہ کمپنی کا حساب و کتاب ہو تو اس معاملے میں وہی امین ہوگا جو اللہ سے ڈرنے والا ہوگا لیکن اکثر لوگ اللہ سے نڈر ہیں۔ آج برائی کا زمانہ ہے، معمولی پیسوں میں زنا کرنے کو مل جاتا ہے، شیطان بہکا کر شیطانی کام کرواتا ہے، بچتا وہی ہے جو اللہ کا خوف کھاتا ہے۔ کہاں ہے کوئی کہ کہہ دے، "انی اخاف اللہ" میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔

آج ہمارے پاس ہر قسم کا خوف ہے، غربت کا خوف ہے، دشمن کا خوف ہے، نوکری چلے جانے کا خوف ہے، تنخواہ کٹ جانے کا خوف ہے، بیماری کا خوف ہے۔ اگر خوف نہیں تو اللہ کا خوف نہیں ہے جبکہ صرف اللہ کا خوف ہونا چاہئے تھا۔ اللہ کا فرمان ہے:

وَأَيُّهَا فَارُّهُبُوا (البقرة: 40)

ترجمہ: اور مجھ ہی سے ڈرو۔

اس خوف الہی کو دل میں پیوست کرنے کے لئے اللہ نے پیغمبروں کو بھیجا، نبی اکرم ﷺ کے متعلق اللہ کا ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا (الاحزاب: 45)

ترجمہ: اے نبی! ہم نے آپ کو گواہی دینے والا، بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

اللہ نے آپ ﷺ سمیت سارے نبیوں کو بشیر و نذیر بنا کر بھیجا۔ سورہ نساء میں اللہ کا فرمان ہے: رسلا مبشرين

ومنذرين (النساء: 165) یعنی ہم نے رسول بنایا ہے خوشخبریاں سنانے والا اور ڈرانے والا۔

مبشر کا مطلب ایمان لانے والوں کو جنت اور اس کی نعمتوں کی خوشخبری دینے والا اور نذیر کا مطلب ایمان سے مکرنے والوں کو جہنم اور اس کے ہولناک عذاب سے ڈرانے والا۔

اللہ کا خوف کھائیں یعنی اللہ کی عظمت و جلال کا احساس کریں، اس کے سامنے کھڑے ہونے کا تصور کریں اور اس بات کی فکر کریں کہ وہ کھلی چھپی تمام باتوں کو جانتا ہے۔



وَأَسْرُوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (الملک: 13)

ترجمہ: اپنی باتوں کو ظاہر کرو یا چھپاؤ وہ تو سینوں کے بھید کو بھی جانتا ہے۔

سلف صالحین کا اللہ تعالیٰ سے خوف کھانا اور اس خوف سے رونا

نبی ﷺ، صحابہ کرام اور اسلاف عظام سے اللہ سے بے پناہ ڈرنے کا ذکر ملتا ہے، یہ لوگ اللہ کے خوف سے رات رات بھر رویا کرتے، مہینوں بیمار رہتے، جس طرح ہانڈی میں پانی کھولتا ہے اس طرح رونے کا ذکر ملتا ہے۔ اس کی بے شمار مثالیں ہیں جن پر علماء نے مستقل کتابیں لکھی ہیں۔ خوف الہی اور رونے کی چند ایک مثال دیتا ہوں۔

(1) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک چڑیا کو درخت پہ بیٹھا دیکھا تو بولے اے چڑیا! تمہارے لئے بشارت ہے تم درخت پر بیٹھتی ہو، پھل کھاتی ہو اور اڑ جاتی ہو نہ کوئی حساب ہے نہ کوئی عذاب، اے کاش میں بھی تمہارے جیسا ہوتا۔

(2) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کاش میں مینڈھا ہوتا اسے موٹا تازہ کر ذبح کر کے کھالیا جاتا مگر انسان نہ ہوتا۔ ایک مرتبہ جب انہوں نے سورہ طور کی یہ آیت پڑھی "ان عذاب ربک لواقع" (بیشک آپ کے رب کا عذاب ہو کر رہنے والا ہے) تو بہت رونے لگے یہاں تک کہ بیمار پڑ گئے۔ بخاری شریف میں ہے عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: **والله لو أن لي طلاع الأرض ذهباً، لافتديت به من عذاب الله عز وجل قبل أن أراه (صحیح البخاری: 3692)**

ترجمہ: اللہ کی قسم، اگر میرے پاس زمین بھر سونا ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے عذاب کا سامنا کرنے سے پہلے اس کا فدیہ دے کر اس سے نجات کی کوشش کرتا۔

(3) ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا "یا لیتنی کنت شجرة تعضد (اے کاش میں درخت ہوتا جو کاٹ دیا جاتا)۔

(4) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: **لو تعلمون ما أعلم لضحکتہ قليلاً ولبکیتم**

کثیراً (صحیح البخاری: 6486)



ترجمہ: اے میرے صحابہ! اگر لوگ وہ جان لیں جو میں جانتا ہوں تو پھر بہت کم ہنسو گے اور کثرت سے روؤ گے۔

(5) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر پر جاتے تو اتنا روتے کہ داڑھی تر ہو جاتی، آپ سے پوچھا جاتا کہ جنت و جہنم کے ذکر پہ آپ نہیں روتے اس پہ کیوں روتے ہیں؟ تو وہ جواب دیتے کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

إِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلُ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ ، فَإِنْ نَجَا مِنْهُ ، فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ ، وَإِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ ، فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ قَالَ : وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا رَأَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ إِلَّا وَالْقَبْرُ أَفْطَعُ مِنْهُ (صحیح ابن ماجہ: 3461)

ترجمہ: آخرت کے منازل میں سے قبر پہلی منزل ہے، سو اگر کسی نے قبر کے عذاب سے نجات پائی تو اس کے بعد کے مراحل آسان ہوں گے اور اگر جسے عذاب قبر سے نجات نہ مل سکی تو اس کے بعد کے منازل سخت تر ہوں گے، عثمان رضی اللہ عنہ نے مزید کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گھبراہٹ اور سختی کے اعتبار سے قبر کی طرح کسی اور منظر کو نہیں دیکھا۔

(6) خلیفہ عادل عمر بن عبدالعزیز کی اہلیہ فاطمہ سے آپ کی عبادت کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ بہت زیادہ نفلی عبادات اور نفلی روزے نہیں رکھا کرتے تھے لیکن ان سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا کسی کو نہیں دیکھا جب وہ بستر پر اللہ کو یاد کرتے تو اس کے خوف سے اس طرح کانپتے جس طرح شدت خوف سے پرندہ پھڑ پھڑاتا ہے۔ (شذالہ ریاحین من أخبار الصالحین)

(7) ابن ابی حاتم نے عبدالعزیز بن ابی رواد سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (التحریم: 6)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔

ایک بزرگ نے سوال کیا اے اللہ کے رسول! جہنم کے پتھر دنیا کی طرح ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: جہنم کا ایک پتھر



دنیا کے تمام پہاڑوں سے بڑا ہے۔ اتنا سننا تھا کہ وہ بزرگ بیہوش ہو کر گر پڑے۔ نبی نے اس کے دل پر ہاتھ رکھا تو زندہ تھے تو آپ نے کہا کلمہ پڑھ، اس نے کلمہ پڑھ لیا اس پر نبی ﷺ نے اسے جنت کی بشارت دی۔

اللہ سے ڈرنے کا انعام

اللہ سے ڈرنے کا دنیاوی انعام یہ ہے کہ انسان کو مصائب و مشکلات سے نکلنے کی راہ ملتی ہے، اور ایسے جگہ سے روزی نصیب ہوتی ہے جس کا گمان بھی نہیں ہوتا۔ اللہ کا فرمان ہے:

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا، وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ (الطلاق: 32)

ترجمہ: اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لئے چھٹکارے کی شکل نکال دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہ ہو اور جو شخص اللہ پر توکل کرے گا اللہ اسے کافی ہوگا۔

اس کی مثال: تین غار والوں کا واقعہ، ان میں سے ایک اپنی چچا زاد بہن پر فریفتہ تھا، اس نے ایک سودینار کے بدلے اس سے بد سلوکی کرنے کی کوشش کی، جب قریب تھا کہ وہ خلوت نشینی کرے تو لڑکی نے سے اللہ سے ڈرنے کا واسطہ دیا، وہ آدمی ڈر گیا۔ تو اللہ نے غار کے منہ سے پتھر ہٹا دیا۔ (بخاری و مسلم)

اور خوف الہی کا اخروی انعام جنت ہے۔

(1) اللہ کا فرمان ہے: وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٌ، فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ، ذَوَاتَا أَفْنَانٍ (الرحمن: 4846)

ترجمہ: اور اس شخص کے لئے جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرے جنتیں ہیں پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (دونوں جنتیں) بہت سی ٹہنیوں اور شاخوں والی ہیں۔

(2) اللہ کا فرمان ہے: وَأَلَمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَهِيَ النَّفْسُ عَنِ الْهَوَىٰ، فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ (النازعات: 40، 41)



ترجمہ: ہاں جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا رہا ہوگا اور اپنے نفس کو خواہش سے روکا ہوگا تو اس کا ٹھکانا جنت ہی ہے۔

(3) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا يَلْجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكِيَ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ حَتَّى يَعُودَ إِلَّا يَنْفُ فِي الصَّرْعِ ، وَلَا يَجْتَمِعُ غِبَارٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدَخَابُ جَهَنَّمَ (صحیح الترمذی: 1633)

ترجمہ: اللہ کے ڈر سے رونے والا جہنم میں داخل نہیں ہوگا یہاں تک کہ دودھ تھن میں واپس لوٹ جائے، (اور یہ محال ہے) اور جہاد کا غبار اور جہنم کا دھواں ایک ساتھ جمع نہیں ہوں گے۔

اللہ کا خوف حاصل کرنے کے اسباب

(1) اخلاص سے علم حاصل کرنا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ (فاطر: 28)

ترجمہ: اللہ سے ڈرنے والے علم والے لوگ ہیں۔

علامہ ابن القیم نے لکھا ہے کہ بندے کو رب کی جس قدر معرفت ہوگی اسی قدر اس سے ڈرنے والا ہوگا اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ سے ڈرنے کے لئے علم کافی ہے، خوف کی کمی بندوں کا رب کی معرفت میں کمی کے سبب ہے۔

آج علم والوں کی کمی نہیں، کمی ہے تو اللہ سے ڈرنے والوں کی۔ کیا وجہ ہے کہ علم والے اللہ سے بے خوف ہو گئے جبکہ انہیں اللہ سے ڈرنا چاہئے تھا؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اخلاص سے علم حاصل نہیں کیا، علم کو دنیا طلبی اور شہرت کا ذریعہ بنا لیا اس لئے اللہ سے بے خوف ہو گئے۔

(2) تدبر کے ساتھ قرآن کی تلاوت: اللہ کا فرمان ہے:

إِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُ الرَّحْمَنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًّا (مریم: 58)



ترجمہ: ان کے سامنے جب رحمن کی آیتوں کی تلاوت کی جاتی تھی تو یہ سجدہ کرتے اور روتے گڑ گڑاتے گر پڑتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے، یحییٰ نے بیان کیا کہ حدیث کا کچھ حصہ عمرو بن مرہ سے ہے (بواسطہ ابراہیم) کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو میں پڑھ کے سناؤں؟ وہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی نازل ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں دوسرے سے سننا چاہتا ہوں۔ چنانچہ میں نے آپ کو سورۃ نساء سنائی شروع کی، جب میں "فکیف اذبحنا من کل امۃ بشہید وجنا بک علی ہولاء شہیداً" پر پہنچا تو آپ نے فرمایا کہ ٹھہر جاؤ۔ میں نے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ (بخاری: 4582)

(3) اللہ کا ذکر اور ان مومنوں کا حال معلوم کریں جو اللہ سے ڈرنے والے تھے کہ کیسے اس درجہ ایمان پر فائز ہوئے؟ **اللہ کا فرمان ہے: اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ اِذَا ذُكِّرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ (الانفال: 2)**

ترجمہ: بس ایمان والے تو ایسے ہوتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر آتا ہے تو ان کے قلوب ڈر جاتے ہیں۔

نبی ﷺ نے عرش الہی کے مستحق سات سایہ دار کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: **ورجلٌ ذکر اللہ فی خلایہ**

ففاضت عیناہ (صحیح البخاری: 6806)

ترجمہ: اور ایک وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا پس اس کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔

اللہ سے ڈرنے والے مومن اللہ کا ذکر کرنے والے، مضبوط ایمان والے، متقی و پرہیزگار، دن میں روزہ رکھنے والے، رات میں قیام اللیل کرنے والے اور طاعت و بھلائی کے کاموں میں سبقت لے جانے والے لوگ تھے۔

اللہ کا فرمان ہے:

اِنَّهُمْ كَانُوا یَسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرَاتِ وَیَدْعُوْنَآرْعَبًا وَرَهَبًا وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِیْنَ (الانبیاء: 90)

ترجمہ: یہ لوگ نیک کاموں کی طرف جلدی کرتے تھے اور لالچ اور خوف سے پکارا کرتے تھے اور ہمارے سامنے



عاجزی کرنے والے تھے۔

(4) معاصیات کا ارتکاب انسان کو اللہ سے بے خوف کر دیتا ہے، اس لئے گناہوں سے توبہ، معصیت و نافرمانی سے اجتناب اور فسق و فجور سے دوری اللہ کی محبت، رضا، خوف اور قربت کا ذریعہ ہے۔

(5) عذاب کی آیات پہ غور و فکر کرنا، جہنم اور اس کی ہولناکی کی فکر کرتے ہوئے جہنم میں لے جانے والے اسباب سے پرہیز کیا جائے۔

(6) ان ظالموں اور نافرمانوں کا حال کرنا جنہوں نے اللہ سے بے خوف ہو کر دنیا میں ظلم و فساد کیا تو اللہ نے ان کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟ اللہ کا فرمان ہے:

وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ قَوْمٍ هُمْ أَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِنْ مَّجِيسٍ (ق: 36)

ترجمہ: اور ان سے پہلے بھی ہم بہت سی امتوں کو ہلاک کر چکے ہیں جو ان سے طاقت میں بہت زیادہ تھیں، وہ شہروں میں ڈھونڈتے ہی رہ گئے کہ کوئی بھاگنے کا ٹھکانا ہے؟

(7) قیامت کی ہولناک گھڑی یاد کریں، جب سارے لوگ نفسی نفسی کے عالم میں ہوں گے اور اس دن کی ہولناکی سے سب کے ہوش اڑ گئے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی منظر کشی کی ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ إِنَّ رَبَّكُمُ السَّاعَةَ شَيْءٌ عَظِيمٌ، يَوْمَ تَرَوْهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ وَمَا هُمْ بِسُكَارَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ

شَدِيدٌ (الحج: 2، 1)

ترجمہ: لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو، بلاشبہ قیامت کا زلزلہ بہت ہی بڑی چیز ہے۔ جس دن تم اسے دیکھ لو گے کہ ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچوں کو بھول جائے گی اور تمام حمل والیوں کے حمل گر جائیں گے اور تو دیکھے گا کہ لوگ مدہوش دکھائی دیں گے حالانکہ درحقیقت وہ متوالے نہ ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب ہی بڑا سخت ہے۔



(8) نصیحت آموز سچے واقعات اور دلوں کو موم کرنے والے وعظ و نصیحت سے پر بیانات سنیں اس سے دل نرم ہوتا ہے اور اللہ کا خوف پیدا ہوتا ہے۔

عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

وَعَظَّنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَعْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعَيُونُ

وَوَجَلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ (صحیح الترمذی: 2676)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہمیں صلاۃ فجر کے بعد ایک موثر نصیحت فرمائی جس سے لوگوں کی آنکھیں آنسوؤں سے بھیگ گئیں اور دل لرز گئے۔

ان طریقوں سے ہم اللہ کا خوف اپنے دل میں پیدا کر سکتے ہیں، اور ہمارے لئے ضروری بھی ہے کہ اللہ جل شانہ کا خوف اپنے دل میں پیدا کریں تاکہ اس کے دین پر صحیح سے چل سکیں، فرائض و واجبات میں کوتاہی کرنے پر دل بے چین ہو سکے اور محرمات کے قریب جاتے وقت خوف الہی روک دے۔ عموماً خوف و خشیت ہی معروف کی بجا آوری اور منکرات سے اجتناب کی بڑی وجہ بنتی ہے۔ جو اللہ کا خوف کھائے گا پھر اسے کسی کا خوف نہیں ہوگا۔ خوف الہی تکمیل ایمان اور حسن اسلام کی دلیل ہے۔ اللہ کے خوف سے دل میں نرمی، پاکیزگی، الفت و محبت پیدا ہوتی ہے اور اوصافِ رذیلہ مثلاً تکبر، بغض و عناد، سرکشی کا خاتمہ ہوتا ہے۔ خوفِ رحمن کا سب سے بڑا فائدہ آخرت میں ملے گا کہ وہ ایسے بندوں کو اللہ تعالیٰ امن نصیب کرے گا اور جہنم سے رستگاری دے کر جنت میں داخل کرے گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں خوف و خشیت کی صفت سے متصف کر دے، محرمات سے بچائے اور اوامر کی بجا آوری کی توفیق بخشے۔ آمین



نوٹ: اسے خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی شیئر کریں۔
مزید دینی مسائل، جدید موضوعات اور فقہی سوالات کی جانکاری کے لئے وزٹ کریں۔



    **Maqbool Ahmed**
 **SheikhMaqbolAhmedFatawa.**
 **00966531437827**
 **Maqboolahmad.blogspot.com**
 **islamiceducon@gmail.com**
  **Online fatawa salafia Maqbool Ahmed salafi**

17 October 2020